قربانی کیسے کریں؟

قربانی کے فضائل، مسائل، بعض سوالات اور اُن کے جوابات

ترتیب و تدوین

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

اسکالرز اکیڈمی

پوسٹ بکس 17887 گلشن اقبال۔ کراچی 75300

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا نور احمد شاہتاز زید علمہٗ انتہائی ذہین اور فاضل نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تقریر و تحریر کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ ان کی علمی کاوشوں کی ایک عمدہ مثال ہے۔ قربانی کے اہم فضائل اور ضروری مسائل کو انہوں نے اس رسالہ میں یکجا کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ رسالہ از اوّل تا آخر مجھے پڑھ کر سنایا۔ الحمدللہ میں نے اس رسالہ کو بہت مفید پایا۔ انہوں نے اس رسالہ کو لکھتے وقت جدید اسلوبِ نگارش کو پیش نظر رکھا ہے۔ زبان و بیاں سہل، سادہ اور دل نشیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا شاہتاز کو مزید دینی تصنیفات کی توفیق دے اور ان کے قلم کی جولانیوں میں اضافہ کرے اور اس رسالہ کے فیضان کو تا دیر جاری رکھے۔

آمین یا ربّ العالمین بجاہِ حبیبک محمّد سیّد المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

دعاجو و دعاءگو

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

14 جولائی 1988ء - ۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ

دیباچہ

قربانی کے مسائل پر مشتمل یہ کتابچہ انتہائی عجلت میں مرتب کیا گیا ہے مقدور بھر سعی کی گئی ہے کہ چیدہ چیدہ مسائل کا احاطہ ہو سکے۔ اس کا مطالعہ اسے قربانی کے موضوع پر کوئی مفصل کتاب خیال کرتے ہوئے نہ کیا جائے بلکہ اسے اس کی حیثیت ہی میں دیکھا جانا چاہیے۔ کتابچے کے آخر میں بعض وہ سوالات (مع جوابات) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً اس موضوع پر مجھ سے دریافت کرتے رہے۔ کتابچہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے اگر کسی مسئلہ کی تفصیل یا وضاحت درکار ہو تو ان کتابوں کا مطالعہ کر لیا جائے۔

(۱) تفسیر ابن کثیر (۲) تفسیر ضیاء القرآن (۳) تفسیر روح البیان (٤) بخاری شریف (٥) مسلم شریف (٦) مشکوٰۃ شریف (۷) درمختار (۸) غایۃ الاوطار (۹) فتاویٰ شامی (۱۰) فتاویٰ عالمگیری (۱۱) ہدایہ، (کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ)

اُمید ہے کہ یہ کتابچہ مختصر ہونے کے باوجود قربانی کے مسائل کے سلسلہ میں عوام الناس کی کافی حد تک رہنمائی کرے گا۔

اللہ ربّ العزت سے دعا ہے کہ وہ میری اس سعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

نواز احمد شاہتاز

خطیب جامع مسجد طیبہ

پنجاب ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہٖ نستعین

قربانی کا حکم

قرآنِ حکیم کی روشنی میں......قرآنِ کریم میں قربانی کے حکم کے سلسلے میں ارشادِ خداوندی ہے:

فصل لربك و انحر پس نماز پڑھو اور اپنے ربّ کیلئے قربانی کرو۔

حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی میں......حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری شریف میں روایت ہے، رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عید کے روز فرمایا) کہ سب سے پہلے آج جو کام ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز ادا کریں اور پھر قربانی کریں گے۔

قربانی کی غرض وغایت و حقیقت اور اس کا ثواب

حدیث کی کتاب، سنن ابنِ ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے سلسلے میں صحابہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہے۔لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔لوگوں نے کہا، اُون کا کیا حکم ہے؟ رسولِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا نے فرمایا، اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے جہاں قربانی کے حکم کی وضاحت ہوگئی وہیں اس کے اجر وثواب کے بارے میں بھی یہ معلوم ہوا کہ قربانی کوئی معمولی نوعیت کا عمل نہیں بلکہ اس میں غیر معمولی اجر وثواب ہے۔قربانی کے جانور کے جسم پر ہزاروں لاکھوں بال ہوتے ہیں جن کا شمار انسانی بس کی بات نہیں۔اس حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ قربانی کرنے سے بے شمار اور ان گنت نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں جیسے قربانی کے جانور کے جسم پر موجود بالوں کی تعداد کا اندازہ کرنا مشکل ہے ایسے ہی قربانی کے بدلے میں ملنے والا اَجر بھی انسانی ذِہن کے احاطے سے باہر۔

بس شرط یہ ہے کہ قربانی صِرف اور صرف اللہ کی رِضا جوئی کیلئے کی جائے۔کسی دُنیاوی منفعت، نمود ونمائش، عید پر وافر گوشت کے حصول اور دیگر دنیاوی منافع واغراض کی خاطر نہ ہو۔

اللہ کے ہاں عید کے روز سب سے پسندیدہ عمل

حدیث کی معتبر کتب، ترمذی شریف اور سنن ابنِ ماجہ میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن (عید کے روز) اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ مسلمان کا اور کوئی عمل پسند نہیں۔

قربانی کی قبولیت کے بارے میں ارشادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی ہر اس مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو مقیم ہو اور صاحبِ نصاب ہو۔ صاحبِ نصاب ہونے سے مراد کہ اس کے پاس اپنی ضروریات کے علاوہ اتنی رقم ہو کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔

کشائشِ رزق کے باوجود قربانی نہ کرنے والا رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں

جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو اور رزق کی فراخی کے باوجود قربانی نہ کرے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں ارشاد حسبِ ذیل ہے:

من وَجد سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا

یعنی جو قربانی کرنے کی کشائش پائے اور اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اِستطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والا شخص اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک اتنا ناپسندیدہ ہے کہ اسے مسلمانوں کی عیدگاہ میں آنے کی بھی اجازت نہیں۔ گویا قربانی کی طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کی نمازِ عید بھی قبول نہیں۔ قربانی کے دِنوں میں قربانی کا جانور ذبح کی بجائے اتنا مال صَدَقہ کردینے سے قربانی نہ ہوگی۔

قربانی کب کی جائے

قربانی کا وَقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح (نمازِ عید کے بعد) سے ۱۲ ذی الحجہ کی شام (غروبِ آفتاب) تک ہے۔ افضل ترین وقت دسویں ذی الحجہ کو نمازِ عید کے فوراً بعد ہے۔ رات کو قربانی کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے۔ دیہات کے لوگوں پر چونکہ نمازِ عید واجب نہیں اس لئے وہ لوگ دس ذی الحجہ کی صبح کو یعنی سورج طلوع ہوتے ہی قربانی کرسکتے ہیں۔ شہر والوں کیلئے نمازِ عید سے قبل قربانی کرنا منع ہے اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کی قربانی عنداللہ قابلِ قبول نہ ہوگی۔

قربانی کا جانور کیسا ہو

قربانی کا جانور بے عیب، صحت مند، عمر کے مطابق اور مندرجہ ذیل اَقسام میں سے کوئی ایک ہو:

بکرا/بکری، بھیڑ یا مینڈھا، گائے یا بیل، بھینس/بھینسا، اونٹنی/اونٹ۔

قربانی کا جانور کس عمر کا ہونا ضروری ہے

بکری/بکرا ایک سال سے کم عمر کا نہ ہو۔ بھیڑ یا دُنبہ ایک سال کا ہو تو بہتر اور اگر چھ ماہ یا اس سے زائد کا ہو (مگر ایک سال سے کم کا ہو) لیکن ایک سال کے ہم جنس جانوروں میں ان کے برابر نظر آئے تو اس کی قربانی جائز ہے۔ گائے، بیل، بھینس وغیرہ کم از کم دو سال کے ہوں اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ اونٹنی/اونٹ کی عمر پانچ سال سے کم نہ ہو۔

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو

قربانی کا جانور صحت مند و توانا ہونے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل عیوب سے بھی پاک ہو۔ مثلاً اندھا ہونا، کانا ہونا، لنگڑا ہونا (اتنا لنگڑا کہ جو صرف تین پاؤں پر چلتا ہو)، دُم کٹا ہونا (جس کی نصف سے زائد دم کٹی ہوئی ہو)، کان کٹا ہونا (یعنی کان کا اکثر حصہ کٹا ہونا)، نکلا ہونا، جڑ سے سینگ ٹوٹا ہونا، ایسا دُبلا ہونا کہ ہڈیوں میں گودا نہ رہے، سب یا اکثر دانت ٹوٹے ہونا کہ (چارہ نہ کھا سکے)، پیدائشی طور پر کان نہ ہونا، اگر مادہ ہے تو تھنوں کی نوکیں کٹی ہونا، تھنوں کا خشک ہونا، پیدائشی دُم یا چکی نہ ہونا، صرف غلاظت کھاتے رہنا، اتنا بوڑھا کہ چل نہ سکے، زبان کٹی ہونا، (خنثیٰ) ہیجڑا ہونا۔

جانور کیسے خریدیں؟

قربانی کیلئے جانور خریدتے وقت مندرجہ ذیل اُمور کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

☆ جانور میں متذکرہ بالا عیوب میں سے کوئی عیب نہ ہو۔

☆ جانور کی منہ مانگی قیمت ادا کرنے کو ثواب یا نیکی تصوّر نہ کیا جائے بلکہ بھاؤ چکا کر اور جانور کو دیکھ کر خریدیں۔

☆ جانور کی عمر کے سلسلے میں صرف فروخت کرنے والے کی زبان پر ہی اعتماد کر کے خرید لینا دُرست نہیں کیونکہ موجودہ دور میں تجارت میں دیانتداری نہیں رہی اس لئے کچھ خود بھی اندازہ لگانے کی کوشش کی جائے اور اگر خود اندازہ نہ کر سکتا ہو تو بصورت مجبوری فروخت کرنے والے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور اگر وہ جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لے گا تو عنداللہ گنہگار ٹھہریگا۔

قرض یا اقساط پر جانور خریدنا

چونکہ قربانی کے واجب ہونے کی شرائط میں ایک شرط صاحبِ نصاب ہونا ہے اسلئے ایسا شخص جو صاحبِ نصاب نہ ہو اگر قرض لیکر جانور خریدے یا اقساط پر جانور خرید کرے تو چونکہ اس پر قربانی واجب ہی نہیں تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اگر کوئی شخص جس پر قربانی واجب نہ ہو صرف تقرب الی اللہ کے جذبے سے (نفلی) قربانی کرنا چاہے اور اس کے پاس رقم نہ ہو اور وہ یہ صورت کرے کہ ہر ماہ کچھ رقم کسی بینک میں یا شیپ فارم والوں کے پاس قربانی کی مدت سے کافی پہلے ماہانہ اقساط کی صورت میں جمع کراتا رہے اور یوں قربانی کے وقت تک اتنی رقم جمع ہو جائے جس سے وہ جانور خرید کر قربانی کرلے تو اس کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔

قربانی کے جانور سے فائدہ اُٹھانا منع ہے

جو جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا ہو اس سے کوئی نفع حاصل کرنا دُرست نہیں۔ جیسے اگر جانور دودھ دینے والا ہے تو اس کے دودھ کو استعمال میں لانا یا فروخت کرنا۔ ہاں اگر فروخت کرکے اس کی قیمت صدَقہ کردے تو جائز ہے۔ ایسے ہی جانوروں کی اُون اُتار کر استعمال میں لانا یا فروخت کرکے قیمت استعمال کرنا بھی ٹھیک نہیں البتہ اگر اون اتاری گئی تو اسے فروخت کرکے قیمت خیرات کردی جائے۔ قربانی کے جانور پر سواری کرنا یا سواری یا بار برداری یا کسی اور کام کیلئے اُجرت پر دینا جائز نہیں۔ لیکن اگر کسی نے جانور اجرت پر کسی کو دیا اور بعد میں خیال یا علم ہوا کہ ایسا کرنا تو جائز نہیں۔ تو ایسی صورت میں اُجرت خیرات کردے۔ غرضیکہ قربانی کے جانور سے کسی طرح بھی نہ کوئی کام لیا جاسکتا ہے نہ ہی اس سے نفع اُٹھایا جاسکتا ہے۔

قربانی کے جانور میں شراکت

گائے، بھینس اور اونٹ میں سات اَفراد شریک ہوکر قربانی کرسکتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ شراکت کرنے والے سب افراد کی نیت خالص اللہ کی رضا کیلئے قربانی کرنا ہو، گوشت حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ اگر کسی ایک کی بھی نیت تقرب الی اللہ کے سوا ہوگی تو کسی بھی قربانی نہ ہوگی۔ شراکت سات یا سات سے کم افراد کی جائز ہے لیکن سات سے زائد افراد کی شراکت ایک جانور میں جائز نہیں۔ قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ ملایا جاسکتا ہے۔ (عالمگیری) شراکت کرنے والے سب افراد ہم مسلک و ہم عقیدہ ہونے چاہئیں کہ اس طرح بہت سے اختلافات سے بچا جاسکتا ہے۔

قربانی کے سلسلے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل

قربانی کے سلسلے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل یہ رہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شراکت کی بجائے زیادہ تر انفرادی قربانی ہی کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں خود اپنے دستِ مبارک سے دو مینڈھے ذبح کئے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث میں جس کے راوی حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل یوں مذکور ہے:

عن انس قال ضحی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بکبشین أملحین اقرنین

قال ورایته واضعا قدمه علیٰ صفاحهما قال وسمی وکبر

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو چت کبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان مینڈھوں کے پہلوؤں پر قدم رکھے ہوئے دیکھا اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی۔

مندرجہ بالا حدیث سے حضور علیه الصّلوٰۃ والسّلام کا قربانی کرنا عملاً ثابت ہے۔

ذبح کا طریقہ

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا (اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو) افضل ہے اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو کم از کم ذبح کے وقت پاس کھڑا رہے اور کسی ایسے مسلمان سے ذبح کروائے جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو تو افضل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود قربانی کا جانور ذبح فرمایا کرتے تھے جیسے کہ مسلم شریف کی اس حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگ والا ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا، سیاہی میں بیٹھتا اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ ایسا ہی مینڈھا لا کر پیش کیا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، چھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کر لو پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھری لی مینڈھے کو لٹایا اور ذبح کیا۔ ذبح کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسے محمد اور آلِ محمد اور اُمتِ محمد کی طرف قبول فرما۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ خود ذبح کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول اور افضل عمل ہے۔ خود ذبح کرنے کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی صحابی سے ذبح کرنے کی خدمت لیتے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کر کے یہ تعلیم دی کہ خود ذبح کرنا ہی افضل ہے۔

ذبح کرتے وقت جن اُمور کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے

جانور ذبح کرتے وَقت مندرجہ ذیل اُمور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

☆ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو پانی دکھا دیا جائے۔

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے۔

☆ ذبح کرنے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا جائے۔

☆ جانور کو قبلہ رُخ بائیں پہلو پر لٹایا جائے اور اس کے پاؤں وغیرہ ضروری ہو تو رسّی وغیرہ سے باندھ لئے جائیں۔

☆ جانور کو لٹانے یا گرانے کیلئے بھگانا، تھکانا، تنگ کرنا دُرست نہیں۔

ذبح کرتے وقت اور ذبح کرچکنے کے بعد کی دعائیں

☆ ذبح کرنے سے پہلے اگر یہ دعا پڑھ لی جائے تو بہتر ہے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ۚ

وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر جانور کی گردن پر چھری چلائی جائے۔ اتنی دیر تک چھری چلاتا رہے جب تک چاروں رگیں نہ کٹ جائیں۔

جانور ذبح ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ (فلاں) (جس کی طرف سے ذبح کیا اس کا نام) اگر اپنی طرف سے ہے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ایک ضروری احتیاط

جانور ذبح کرنے والے شخص کو یہ احتیاط پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ عقدہ (گھنڈی) سے اوپر چھری نہ چلائے کیونکہ اگر ذبح فوق العقدہ ہوگیا یعنی گھنڈی کے اوپری حصہ سے ذبح کیا تو یہ جانور حرام ہوجائے گا۔ ذبح میں جو چار رگیں کٹنا ضروری ہیں ان میں ایک تو حلقوم ہے (نرخرہ) جسے سانس کی نالی کہا جاتا ہے، دوسری کا نام مِری ہے جس سے غذا اندر جاتی ہے اور دو رگیں ان کے آس پاس گردن کے منکے کے دائیں بائیں ہیں جن میں خون جاری رہتا ہے۔ ان کو 'ودجین' کہا جاتا ہے۔ ان چاروں رگوں کا کٹنا ضروری ہے تاہم اگر تین بھی کٹ گئیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ عقدہ (گرہ) سے اوپر ذبح نہ ہوجائے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (گولڑہ شریف) سے فتاویٰ مہریہ میں اس سلسلہ میں ایک فتویٰ منقول ہے جس میں واضح طور پر آپ نے ذبح فوق العقدہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حلال نہیں۔ (فتاویٰ مہریہ، ص ۹۲۔ مطبوعہ گولڑہ شریف)

گردن تن سے جدا کرنا اور کھال اُتارنا

جب تک جانور اچھی طرح (تڑپ) کر ٹھنڈا نہ ہوجائے اس وقت تک نہ تو اس کی کھال اُتاریں نہ ہی اس کا کوئی عضو کاٹیں۔ پیٹ چاک کرنے کے بعد گردن تن سے جدا کی جائے۔

گوشت کی تقسیم

قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے۔ ایک حصہ اپنے لئے، ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں کیلئے اور ایک غرباء ومساکین کیلئے۔ اگر کوئی سارا گوشت فقراء ومساکین میں تقسیم کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے اور ایسے ہی اگر کوئی شخص عیالدار ہے اور سارا گوشت اپنے گھر میں استعمال کیلئے رکھنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ تاہم مستحب یہی ہے کہ تین حصوں میں تقسیم کیا جائے جس کی تفصیل پہلے بیان ہوچکی ہے۔

شراکت والی قربانی کا گوشت کیسے تقسیم کیا جائے

جس قربانی میں ایک سے زائد یا سات حصہ دار شریک ہوں اس کا گوشت سات برابر حصوں میں وزن کرکے تقسیم کیا جائے پھر ہر شخص کو اس کے حصے کا گوشت دے دیا جائے۔ یونہی اندازے سے تقسیم کرنا دُرست نہیں۔

کھال کسے دی جائے

قربانی کی کھال، جانور کے گلے کی رسّی وغیرہ فروخت کر کے صدَقہ کرنا مستحب ہے۔ کھال اگر اپنے مصرف میں (مصلا وغیرہ بنانے کیلئے) لانا چاہے تو لاسکتا ہے۔ قربانی کی کھال کا صحیح مصرف یہ ہے کہ کسی غریب، فقیر، محتاج کو کھال فروخت کر کے اس کی قیمت دے دے یا کسی دِینی اِدارے میں جہاں قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہو قربانی کی کھال دینا مناسب ہے۔ کسی بھی ایسی تنظیم، اِدارے یا فرد کو قربانی کی کھال دینا جائز نہیں جو کھال کی رقم سیاست بازی، کھیل کود یا خدمت خلق اور فلاح و بہبود کے نام پر غیر شرعی اُمور پر کھال کی رقم صَرف کرے اس سے نہ صِرف یہ کہ کھال صدَقہ کرنے کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان گناہ اور برائی کے کاموں میں تعاون نہ کرو، کی خلاف ورزی کی وجہ سے گناہ کا مرتکب اور عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

موجودہ دور میں قربانی کی کھال کا صحیح ترین مَصرف

موجودہ دور میں قربانی کی کھال کا صحیح ترین مَصرف وہ دِینی مدارس ہیں جہاں مسلمانوں کے بچوں کو قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی تعلیم دی جاتی ہو ایسے مدارس میں کھال دینے کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے اہم یہ کہ ایک تو دینی مدارس میں عموماً ایسے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو خود یا جن کے والدین مالی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں اور تعلیم کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ دِینی مدارس میں کھال دینے سے ایسے بچوں کی سرپرستی ہوگی اور معاشرے کے کمزور طبقے کو سہارا ملے گا۔ دوسرے یہ کہ دینی مدارس میں چونکہ قرآن وحدیث وفقہ اسلامی کی تعلیم دی جاتی ہے اور اس قسم کی تعلیم دینے والے اِداروں سے تعاون کرنا گویا اشاعتِ دین میں ہاتھ بٹانا ہے۔ تیسرے یہ کہ ان مدارس میں علم حاصل کرنے والے بچے اس قسم کی اعانت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے اور جب تک یہ پڑھتے پڑھاتے رہیں گے ان کے پڑھنے پڑھانے کے ثواب میں اعانت کرنے والوں کا حصہ بھی شامل رہے گا اور یوں قربانی کی کھال صِرف صدقہ ہی نہیں بلکہ صدقۂ جاری بن جائے گی لہٰذا بہتر یہ ہے کہ قربانی کی کھال دِینی مدرسہ میں دی جائے۔

قربانی کرنے والے شخص کیلئے بعض مستحب اُمور

جو شخص قربانی کر رہا ہے اسے چاہیئے کہ وہ عید کا چاند نظر آنے سے قربانی کرنے تک نہ ناخن تراشے اور نہ بال کٹوائے۔ (نسائی، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ) قربانی کرنے والے شخص کو چاہیئے کہ وہ قربانی کے روز صبح سے کچھ نہ کھائے اور اس کا پہلا کھانا قربانی کا گوشت ہی ہو۔ اگر کوئی شخص نذر (منت) کی قربانی کرے تو وہ خود اس قربانی میں سے نہ کھائے۔

قربانی کے متعلق بعض سوالات اور ان کے جوابات

سوال اگر قربانی کے جانور کے پیٹ سے بچہ برآمد ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب بچہ اگر زِندہ ہے تو ذبح کر کے مَصرف میں لایا جاسکتا ہے اور اگر مُردہ ہو تو پھینک دیا جائے۔

سوال قربانی کا جانور خریدا تھا لیکن قربانی کے دن سے پہلے گم ہو گیا تو کیا کیا جائے؟

جواب اگر جانور گم ہونے کے بعد بھی صاحبِ نصاب ہے تو دوسرا جانور خرید کر ذبح کردے کہ واجب ادا نہیں ہوا اور اگر جانور خریدنے کے بعد نصاب کم ہو گیا اور اتنا رہ گیا کہ جس پر قربانی واجب نہیں تو اس کے ذِمہ دوسرا جانور خرید کر ذبح کرنا واجب نہ ہوگا۔

سوال جب جانور خریدا تھا اس میں کوئی عیب نہ تھا لیکن پھر قربانی سے پہلے اس میں عیب پیدا ہو گیا۔ کیا اس کی قربانی جائز ہے؟

جواب اگر قربانی کرنے والا مالدار (صاحبِ نصاب) نہیں اور دوسرا جانور نہیں خرید سکتا تو اسکی قربانی کرلے اگر وہ اب بھی صاحبِ نصاب ہے اور دوسرے جانور کی خریداری کی استطاعت رکھتا ہے تو دوسرا خرید کر ذبح کرے۔

سوال ذبح کرتے وقت جانور اُچھلا کودا اور اس میں عیب پیدا ہو گیا یا وہ ذبح ہوتے ہوتے اُٹھ کر بھاگا اور عیب دار ہو گیا، تو کیا کرے؟

جواب اسی حالت میں ذبح کردے، قربانی ہو جائے گی۔

سوال قربانی کیلئے جانور خریدا لیکن قربانی سے قبل ہی مر گیا تو کیا کرنا ہوگا؟

جواب اگر صاحبِ نصاب ہے تو دوسرا خرید کرے اور اگر صاحبِ نصاب نہیں تو اس پر دوسرا خرید کر ذبح کرنا واجب نہیں۔

سوال کسی نے قربانی کی نذر مانی کہ میں بکری ذبح کروں گا۔ پھر بکری خریدی اور قربانی سے قبل ہی مر گئی تو کیا کرے جب کہ وہ مالدار بھی نہیں۔

جواب چونکہ نذر مانی تھی اس لئے دوسری خرید کر کرنا واجب ہے۔

سوال کیا قربانی کا گوشت غیر مسلم (کافر) یا اہلِ کتاب (عیسائی وغیرہ) کو دیا جاسکتا ہے؟

جواب قربانی کا گوشت غیر مسلم (کافر) یا اہلِ کتاب (عیسائی وغیرہ) کو دینے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال عید اور حج کی قربانی میں کیا فرق ہے؟

جواب عید کی قربانی ہر مسلمان صاحبِ نصاب پر واجب ہے جبکہ حج کی قربانی صاحبِ نصاب ہونے کی وجہ سے نہیں اور نہ ہر حاجی پر واجب ہے بلکہ صِرف ان حجاج پر واجب ہے جو حجِ تمتع اور حجِ قِران کر رہے ہوں۔

سوال قربانی کیلئے بہترین سا جانور کون سا ہوگا؟

جواب جو صحت مند، عیوب سے پاک اور خصی ہو۔